سوال

خطبہ جمعہ میں دعاء

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہماری جامع مسجد کا خطیب ہمیشہ آخری خطبہ استغفر اللہ لی ولکم وکافۃ المسلمین) یا کبھی اسئال اللہ لی ولکم الفردوس الاعلیٰ) کے الفاظ پر ختم کرتا ہے یہ بہت اچھی دعاء ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہماری دعائیں بھی اسی کے گرد گھومتی ہیں لیکن بعض مقتدی یہ کہتے ہیں کہ جمعہ کا دن بہت عظیم دن ہے اور یہ قبولیت دعاء کا وقت ہے لہذا حس ب حال دعاء لمبی ہونی چاہیئے مثلاً بوقت ضرورت بارش کےلئے دعاء مسلمانوں کےلئے فتح و نصرت اور حکمرانوں کےلئے اتباع حق کی دعاء دشمنوں کے شیرازہ کے منتشر ہونے کی دعاء الغرض اس طرح کی مناسب حال دعائیں ہوچاہیں لیکن خطیب صاحب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر کسی بھی دعاء کا التزام نہیں فرمایا اسی طرح خلفاء راشدین اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے بھی اس موقع پر دعاء ثابت نہیں لہذا انہیں کے نقش قدم پر چلتا ہوں اور اوراس کا تیجہ یہ کہتے ہیں کہ بعض مقتدیوں نے اس مسجد کو چھوڑ کر اپنے گھروں سے دور ایک دوسری مسجد میں جا کر جمعہ پڑھنا شروع کر دیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس مسجد کا امام خطبہ کے اختتام پر بہت سی دعائیں مانگتا ہے اور یہ لوگ اس کی دعاء پر آمین کہتے ہیں گھروں کے قریب اس مسجد کو چھوڑنے کی اس کے سوا اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ امام دعاء کا التزام نہیں کرتا اس مسئلہ میں دین کا کیا حکم ہے ۔ ؟ آپ کی نصیحت کیا ہے ؟ اوران دونوں میں سے کسی کا موقف مبنی پر حق ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام کا خطبہ مسلمانوں کےلئے دعاء کرنا حکم شریعت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی دعاء فرمایا کرتے تھے لیکن امام کو چاہیئے کہ کسی ایک معین دعاء ہی کا التزام نہ کرے بلکہ حسب حا لات مختلف دعائیں مانگے دعاؤں کی کثرت وقلت کا تعلق حاجت وضرورت سے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل کرے وباللہ التوافیق ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج1ص527